Lesson No 203 38 - 59 Root Words

قیل ← قول ← کہا۔

انفروا ← نفر ← جنگ کے لیے نکلو۔ کسی مہم یا جنگ پر نکلنا۔ 10 - 3 نفری

نفور۔ نفرت ← محبت کی حد سے نکل جانا۔

اثاقلتم ← ثقل ← مادی / معنوی بوجھ - کسی شے کا بوجھ محسوس کرنا

بوجھل ہو جانا۔ ثقلت موازینہ

ثانی اثنین ← ثنی ← ترتیبی عدد - فاعل کے وزن پر

الغار ← غور ← گہرائی، مغارات، غور، غار

قصدا ← سیدھا کرنا۔ اعتدال - افراط و تفریط سے پاک، ارادہ کرنا۔

بعدت ← بعد ← دوری، بعد

الشقۃ ← شق ← سخت چیز کا پھٹنا - سفر کٹھن ہو جانا۔ مسافت

سیحلفون ← حلف ← جھوٹی قسم

عفا ← معاف کر دینا۔

عفو ← (1) کسی چیز کو چھوڑ دینا۔ (2) اور پھر بڑھانا بھی

لازم و متعدی

تصدّد ← گننا

تمدّد ← ساز و سامان

فثبطھم ← ثبط ← سستی اور درکی بنا پر رکنا اور دوسروں کو روکنا۔

خبالا ← خبل ← ایسی خرابی جس کا اثر انسانی اعضاء پر ہو اور دیوانہ بن کر دے

وَلَاْ ← اَ ← ضرور کے معنی ہیں۔

اوضعوا ← وضع ← اتارنا، رکھ دینا۔ جننا۔ ⟸ بھاگ دوڑ کرنا کسی چیز کو اتارنا رکھنا۔

سقطوا ← سقط ← گرنا۔

تربصون ← ربص ← زیادہ فائدہ حاصل کرنے کیلئے (عورت کے بعد نکاح کرنا)

لمحیطۃ ← حوط ← گھیرنا۔

انتظار کرنا۔ بیوہ کا عدت کا انتظار

کسالی ← کسل ← سستی، کاہلی، اکلمندی۔ مال سمجھنا مہنگا کرے، مال سستا ہو جائے تو خریدوں گا

تزھق ← زھق ← بھاگنا / نکلنا - شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہونا، خود حاضر سو جانا

یہاں بمعنی مر - ان الباطل کان زھوقا۔

CS CamScanner

ملجا ← ل - ج - أ ← قلعہ میں پناہ لینا - "ملجأ" ← قلعہ جہاں آپ دشمن سے
چھپ جاتے ہیں -

مغٰرت ← غور ← گہرائی - غار (نیچی زمین) آپ نیچے اتر جاتے ہیں۔
گہری سوچ غور و فکر - *جائے وہ زمین میں ہو یا پہاڑ میں ہو

کہف — ایسا غار اور کھو جو بڑی ہو - غار ← ایسا غار اور کھو جو چھوٹی ہو -

یجمحون ← جمح ← دوڑ بھاگنا - گھوڑا سوار کے قابو سے نکل کر ادھر
طرف بھاگ نکلا - بے قابو ہو جانا۔

یسخطون ← سخط ← ناراض ہونا۔ بگڑنا۔

راغبون ← رغب ← رغبت

یفرقون ← فرق ← ڈرنا، گھبرانا، ڈرپوک، بزدل
غزوہ بدر / یوم الفرقان

یلمزک ← لمز ← طعنہ، الزام۔

lesson NO 103 38 - 59 Tafseer

38، 39 ← اللہ رب العزت کہہ رہے ہیں اگر تم میری راہ میں نہ نکلو گے تو میں
کسی اور سے لے لوں گا۔

① ایک طرف تمہیں سزا ملے گی ② دوسری طرف کسی اور سے خدمت لوں گا
③ تیسری طرف اللہ کا کچھ نہیں ضرر پہنچا سکتے۔ یہ اللہ کی پکار ہے
دین پکار رہا ہے - ایسا نہیں کہ ہم اعلان کرتے رہ جائیں اور باقی آگے نکل
جائیں گے۔ اگر سکھ رہے ہیں / بڑھ رہے ہیں تم ہمارا افادہ ہے

40 ← غزوہ تبوک کا موقع - نبی کریم ﷺ کی مدد کرنا تمہارا (مسلمانوں)
کا فرض ہے۔ ہجرت کا واقعہ / ذکر ← جب آپ ﷺ نے ہجرت کی اور
کن حالات میں کی۔ نبی بستی نہیں چھوڑ سکتا جب تک اللہ کا حکم نہ آجائے
قریش نے دارالندوہ میں بیٹھ کر آپ کو جلاوطن یا قید کرنا یا قتل کرنے کا

نعوذ باللہ ارادہ کر رہے ہیں۔

## ایک روایت کے مطابق - حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔

دوپہر کا وقت - رسول اللہؐ ہمارے گھر آئے - ہم لوگ سوچ رہے تھے کہ شاید کوئی عجیب واقعہ آ گیا ہے یعنی دشمنوں نے حملہ کر دیا ہے کیونکہ آپؐ اس وقت گھر نہ آتے تھے۔ ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ یہاں سے سب کو ہٹا دو ایک ضروری بات کرنی ہے تو ابوبکرؓ نے کہا کہ یہاں آپؐ کے گھر والے ہی ہیں یعنی حضرت عائشہؓ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابوبکرؓ نے پوچھا کہ کیا مجھے بھی ساتھ لے جائیں گے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا ان دو ~~ملبیوں~~ اونٹنیوں میں سے ایک آپ نے لی ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا قیمتاً لوں گا۔ حضرت عائشہؓ نے دونوں کا سامان تیار کر کے چمڑے میں باندھ دیا۔ حضرت اسماءؓ جو کہ حضرت عائشہؓ کی بہن تھیں انہوں نے اپنا کمر بند پھاڑ کر دونوں تھیلوں کے منہ باندھ دیے اس دن سے انکا **"ذوالنطاقین" یا "ذوالنطاق"** دو پٹکوں والی۔ پھر آپؐ اور آپؓ غار ثور کی طرف چلے گئے ③ راتیں وہاں گزاریں۔ اور عبداللہ بن ابوبکرؓ جو کہ ایک ہوشیار نوجوان تھے جو انکے یہاں رات گزارتے اور منہ اندھیرے مکہ آ جاتے۔ رات وہاں گزارتے اپنے خبر دے دیتے اور دن بھر کی قریش کی ان دونوں کو نقصان پہنچانے والی باتیں رات کو جا کر بتا دیتے۔ عامر بن فہیرہ جو دودھ دینے والی بکری کو روک دیتے اور رات کی ایک گھڑی گزر جاتی تو اسکو غار میں لے کر آ جاتا اور دونوں لوگ دودھ پی کر تازہ دم ہو کر رات گزارتے۔ ابوبکر صدیقؓ کے غلام تھے۔ منہ اندھیرے ہی بکریوں کو آواز دینا شروع کرتے اور ③ راتیں یوں ہی گزاریں۔ **قبیلہ بن وائل** کا ایک شخص عبداللہ بن اریقط اسکو اجرت پر راستہ بتانے پر قائل کر لیا۔ اور یہ کفار تھا لیکن اس پر بھروسا کیا۔ اور کہا کہ 3 رات بعد دو اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آ جائے چنانچہ 3 رات گزار کر آ گیا۔ عامر بن فہیرہ بھی ساتھ روانہ ہوئے۔ اور راہ بتانے والے نے ساحل کا راستہ بتا کر اختیار کیا۔ اونٹنیاں آپؐ نے تیار کر رکھی تھیں۔ اور چاہتے تھے کہ آپؐ وہیں پہنچ جائے

**← اہل مکہ نے نبی کریم ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ کے سر کی قیمت ← ۱۰۰ اونٹنیاں**

ایسے مشکل وقت میں ابوبکر صدیقؓ کا پوچھنا کہ میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔

**← سیرت ابن ہشام** ← سیرت کی بڑی کتاب ← باقی چھوٹی کتابیں اس سے لی جاتی ہے۔ جب آپ ﷺ کا سفر کر رہے تھے تو ابوبکر صدیقؓ آپ کے پیچھے پیچھے رہتے اور انکی حفاظت کرتے اپنی جان کی پرواہ تھی۔ پھر جب غار میں داخل ہونے کی باری آئی تو آپؓ نے رسول ﷺ کو منع کیا کہ پہلے مجھے جا کر چیک کرنے دیں کہ اندر کوئی چیز تو نہیں جو آپ کو نقصان پہنچائے پھر آپؓ نے اپنی قمیص سے کپڑا پھاڑ کر غار کے سوراخ بند کیے۔ جو رہ گیا وہاں اپنی ایڑھی رکھ دی۔ آپ ﷺ آپؓ کی گود میں سر رکھ کر آرام کر رہے تھے۔ اس سوراخ سے سانپ نے آپؓ کی ایڑھی پر کاٹ لیا۔ اور تکلیف کی شدت سے آنکھ سے آنسو نکل پڑے جس سے آپ کی آنکھ کھل گئی آپ ﷺ نے پوچھا کیا ہوا "میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے کسی چیز نے ڈس لیا ہے۔" آپ نے لعاب دہن لگایا تکلیف جاتی رہی۔ اور تین دن اسی طرح گزارے ابوبکر صدیقؓ کا پورا خاندان اس میں شامل ہیں۔ حضرت عائشہؓ، حضرت اسماءؓ، غلام، بیٹا سب شامل ہیں۔

**← حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ رات کو آسمان پر بہت ستارے دیکھے** تو پوچھنے لگیں کوئی ایسا بھی ہے کہ جسکی نیکیاں اسکے برابر ہوں کیا آپ. عمر فاروقؓ ہیں۔ تو انکے دل میں خیال آیا اور کیا میرے والد؟ فرمایا آپ ﷺ نے کہ انکی تو غار ثور کی رات ہی آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ ان گنت نیکیاں۔

**← عمر فاروقؓ** کہتے تھے کہ ابوبکر صدیقؓ میری ساری نیکیاں لے لو اور مجھے 300 راتیں غار ثور کی دے دو۔

**← آپ ﷺ نے فرمایا:** کہ میں نے سب کا بدلہ دے دیا لیکن ابوبکر صدیقؓ کا قرض ہے۔

سراقہ بن مالک کو جب پتہ چلا کہ کچھ لوگوں کو ساحل کی طرف جاتے دیکھا ہے
تو وہ انکے پیچھے گیا کیونکہ ایک سر کی قیمت 100 اونٹ تھے تو وہ اسی لالچ
میں نکلا۔ لیکن سراقہ کہتے ہیں کہ میرا گھوڑا گھٹنوں تک دھنس گیا
مٹی کے اندر۔ میں نے پھر نکالا تو وہ چلا نہ۔ پھر کیا تو وہ وہیں۔
مجھے سمجھ آگیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے کہ میں آپ تک پہنچ کر بھی آپ
کو نہیں پکڑ سکتا پھر اس نے آپ سے امان مانگی جو کہ آپ نے
دے دی اور عامر بن فہیرہ کو چمڑے پر لکھنے کو کہا جو اس نے مجھے ایک
چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ کے دی۔ اور پھر وہ آگے چل پڑے۔

تفاسیر کے مطابق ← کفار نے کھوجیوں کو لگایا تھا۔ یعنی قدموں کے
نشان کھوجنے والے۔ وہ وہاں پہنچ گئے۔ آگے مکڑی کا جالا اور
جنگلی کبوتری نے انڈے دے دیے۔ اور ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ اللہ کے
نبی ﷺ یہ ہمیں پکڑ لیں گے اگر یہ ذرا سے جھک کر دیکھیں تو ہمارے قدم
نظر آجائیں گے اور ہم پکڑے جائیں گے تو آپؐ نے فرمایا اللہ ہمارے
ساتھ ہے۔

← **مدد کی صورت** ① **سکینت** ② **فرشتوں کی تائید یعنی**
**آپؐ کے دل کو ہمت دینا۔** ③ مکڑی کا جالا + کبوتری کے انڈے
④ سراقہ کا گھوڑا دھنس جانا زمین میں

* آپؐ شاہت الوجوہ کہتے سورۃ یٰس پڑھتے انکے سامنے سے گزر گئے *

**اب ہجرت مدینہ کے بعد اسلام کی ترقی / اسلام کا عروج شروع ہو گیا۔**

**کافروں کا کلمہ** ← شرک

**اللہ کا کلمہ** ← کلمہ توحید

← آپؐ سے پوچھا گیا کہ اگر ایک شخص بہادری کے جوہر دکھلانے کیلئے لڑے۔ ایک اور
شخص قبائلی عصبیت کیلئے لڑے۔ ایک اور شخص ریاکاری کیلئے لڑے ان میں
سے فی سبیل اللہ کون لڑنے والا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا جو اللہ کے کلمہ کو
بلند کرنے کیلئے لڑے (یعنی کلمہ توحید) تو وہ فی سبیل اللہ ہے (**بخاری**)

41 ← جہاد کی ترغیب دلائی گئی ← 38 میں بھی یہی کیا گیا ہے۔
ایک طرح کا محاسبہ کیا گیا ہے کہ جب نکلنے کو کہا گیا تو تم زمین سے چپک پڑے۔
خفافا + ثقالا ← بہت وسعت ہے ان الفاظ میں ← "پیدل / سوار،
خوشحال / تنگدست، سامان کی فراوانی / بے سر و سامان، حالات موافق / ناموافق
جوان / بوڑھے، تندرست / بیمار، آسان / مشکل ہے۔" اللہ کے راستے میں اٹھ
کھڑے ہو۔
← امام شنقیطی کے مطابق آیت کا ترجمہ ← کہ تم کوچ کرو چاہے نقل و حرکت تم پر
ھاری ہو یا ہلکی ہو۔ اس میں سارے معنی آجاتے ہیں۔
اللہ کے راستے میں نکلنے میں کمی نہیں کرنی۔
← غزوہ تبوک کی جب منادی ہوئی ← تمام لوگ مختلف گروہوں میں
تقسیم ہو گئے۔ جس میں مسلمان بھی شامل تھے۔
پہلی قسم ← بلاتردد جہاد کیلئے تیار ابوبکر صدیقؓ، عثمان غنیؓ، عمر فاروقؓ
دوسری قسم ← جو کچھ تردد کے بعد تیار ہو گئے۔ لیکن وہ تیار ہو گئے۔
تیسری قسم ← جو کسی صحیح عذر کی بنا پر نہ جا سکے۔ بیمار، بوڑھے۔
چوتھی قسم ← جو بغیر کسی عذر کے کاہلی کی وجہ سے نہ جا سکا۔ تھے مخلص مومن
پانچویں قسم ← وہ جو کفار تھے نفاق ظاہر ہو گیا ایسے سخت امتحان میں
چھٹی قسم ← وہ کفار جو ساتھ گئے تھے لیکن جاسوسی / شرارت کیلئے مسلمانوں
کے ساتھ گئے یہ منافق تھے۔
اس میں جہاد میں شریک ہونے والوں کی تعداد زیادہ اور
پیچھے رہ جانے والوں کی کم ہے۔
42 ← منافقین کا طرزِ عمل ← قول و عمل میں تضاد ہوتا ہے۔
عرضا قریبا ← جنگ سے فائدہ / قریبی فائدہ ← مال غنیمت
ہلکا سفر ہوتا ← کیونکہ گرمی کا موسم ہے
سفر کٹھن ہے موسم ناموافق ہے فصل پک کر تیار ہے مقابلہ
بھی ایک منظم اور کثیر التعداد فوج سے ہے اب منافقوں کی

کمزوری ظاہر ہوگی۔ یہ مسافت نہیں برداشت کر سکیں گے۔ کیونکہ یہ اس
قابل نہیں ؛ اب جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔
عذرِ شرعی رکھنے والوں کو اجازت تھی۔ لیکن جو جھوٹا عذر تراش رہا ہے
وہ جھوٹے ہیں

43 ← آپ بہت نرم تھے بہت حلم رکھنے والے تھے۔ جھوٹے عذر
تراشنے والوں کو آپ نے رخصت دے دی تو اللہ تعالیٰ یہاں
آپ کی پکڑ کر رہے ہیں۔
سب ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والے، پہلے معافی دے دی پھر پکڑ کی۔ کیونکہ
آپ اپنی پکڑ پر زیادہ پریشان نہ ہوں اور آپ کے دل پر گراں نہ گزرے۔
• اگر اجازت نہ دیتے تو آپ کو غزوہ تبوک کے ذریعے مومن اور جھوٹوں
کا پتہ چل جاتا آپ کو۔ 43،44،45 ← یہ آیت فرق واضح کر رہی ہیں
یہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ کھرے اور کھوٹے کا فرق کر دے امتحان میں
ڈال کر۔ اللہ رب العزت پر ایمان والے کی ان کی ایمان کے مطابق صدا آزمائش
کرتے ہیں تاکہ پتہ چل جائے کہ کون اپنے ایمان میں کتنا پکا ہے۔ اور ایمان
والے آزمائش آنے پر ثابت قدم رہتے ہیں صبر کرتے ہیں۔ کیونکہ
انکو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہمارا امتحان ہے۔ اور اگر کوئی
شخص آزمائش میں ثابت قدم نہ رہے تو اسکے اسکا ایمان باللہ
اور والیوم الآخر میں کمی ہے بھی تو بہت پارا۔ ورنہ انسان
پکے ایمان والا پانی کی طرح سے پتھروں میں راستہ بنا لیتا ہے۔

متردد ہوں ← جو لوگ ارادے باندھ کر چھوڑ دینا۔ بس پلان کرنا عمل نہ
کرنا۔ وقت ضائع کرنا۔

46 ← منافقین کا طرزِ عمل۔ کہ اگر وہ نکلنے کا ارادہ رکھتے تو کچھ تو تیاری
کرتے مطلب سواری، سازوسامان۔ پر انہوں نے کچھ نہ کیا۔ مطلب وہ
نکلنا ہی نہیں چاہتے تھے۔ تو اللہ رب العزت کو بھی ایسی نیکی نہیں
چاہیے۔ انکو سست کر دیا جسکو چاہ ہو اسے ہی ملے گا۔

انکو کابل کر دیا۔

47 ← 80 کے قریب منافقوں نے جھوٹ عذر گھڑ کے تھے جنکو آپؐ نے اجازت دے دی تھی۔ جو ساتھ گئے وہ تمہارے بیچ میں فتنہ ڈالنا چاہتے تھے یہاں تمہاری جاسوسی کرنا چاہتے تھے۔ کیوں کہ وہ تو خود تمہارے ساتھ غلط نیت سے جا رہے ہیں۔

48 ← پہلے بھی فتنہ ڈالا ہے عبداللہ بن ابی + ساتھی اسلحہ سمیت غزوہ احد لیکن عین جنگ کے موقع پر باہر نکل گیا لشکر دیکھ کر باقی قبیلے بھی یہ سوچنے لگے کہ وہ بھی مشکل وقت میں نکل جائیں۔

آپؐ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ اگر وہ نہیں گئے تو اچھا ہے یہ کام الٹ پلٹ ہی کرتے۔

مسجد ضرار — منافقوں نے بنائی تھی کہ عبداللہ بن ابی کی سرکردگی میں مسلمانوں کو، اسلام کو نقصان پہنچانے کی تدبیر کریں چال چلیں۔

حق کا آنا + اللہ کی طرف کا فیصلہ آنا ← کافروں، مشرکوں، منافقوں کو بڑی ناپسند لگتی ہے یہ بات۔

49 ← خاص منافق — جد بن قیس — نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں ایک حسن پرست آدمی ہوں اور میری قوم اس سے واقف ہے اور عورت کے معاملے میں مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا۔ اور ڈرتا ہوں کہ رومی عورتوں کو دیکھ کر بے قابو نہ ہو جاؤں (قدم پھسل نہ جائے) تو لہذا مجھے فتنے میں نہ ڈالیں۔

* جیسے ایک اللہ والے شخص نے کہا کہ میں با جماعت نماز اس لیے ادا نہیں کرتا کہ کہیں ریاکاری نہ ہو جائے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو بہانہ کرتے ہیں لیکن اسلامی بہانہ کہ لوگ ان پر ترس کھائیں اور کچھ کہیں نہ۔ یہ لوگ اپنے اندر کی خباثت پر تقویٰ کا پردہ ڈال لیتے ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ نفاق اور ریاکاری جیسے فتنے میں ہی ہیں۔ (1) ایک تو جہاد کرنے والوں کے ساتھ تیاری نہیں کر رہے ہیں۔

(2) اس طرح کہ اسلامی عذر دے اپنے خود کی خباثت کو چھپانے لگتے۔ — رہے فتنہ

50،51 ← منافق پر سے مزید پردہ اٹھایا جا رہا ہے۔ کہ

اگر فتح ہو مسلمانوں کو ۔ تو منافق کو رنج ہوتا ہے۔

اگر مصیبت / شکست ہو ۔ تو کہتے ہیں کہ ہم نے پہلے ہی اپنا معاملہ ٹھیک کر لیا

منافق خود کو مصلحت پوش سمجھتے ہیں اور مسلمان نہیں ہیں۔

51 ← دنیا پرست ۔ خدا پرست کی ذہنیت کو واضح کیا ہے۔ منافق جو
کرتا خود کو خوش کرنے کیلئے دنیا کے فائدہ کیلئے کرتا ہے۔ اور مومن اللہ
کیلئے کرتا ہے۔ اور جو بھی ہمارے ساتھ ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہے
منافق پہلے تو بھی ایسے کرتا ہے کہ کرتا بھی نہیں اور لوگوں کو ساتھ خوش بھی
کرتا ہے۔ کافروں کی طرح نہیں کرتا سیدھا انکار۔ منافق دونوں
فائدہ لیتا ہے

اس آیت میں مومن کا تقدیر / تدبیر پر ایمان کو واضح کر دیا گیا
ہے۔ ایمان والوں کو ہر کام کیلئے تدبیر / اسباب اختیار کریں اور پھر نتائج
کی ذمہ داری تقدیر پر اللہ کی طرف سے مقرر کردہ فیصلہ پر چھوڑ دیں۔

← حضرت عمر فاروق رض سے ایک شخص کا تدبیر / تقدیر کا فرق

آپ نے کہا کہ ایک ٹانگ اٹھاؤ اس نے اٹھائی پھر کہا دوسری اٹھاؤ اس
نے کہا نہیں اٹھا سکتا۔ کہا کہ جو تم نے اٹھائی وہ تدبیر ہے اور جو نہ
اٹھائی وہ تقدیر ہے۔

52 ← منافق سمجھتے تھے کہ ہم لوگ عقلمند ہیں اور جو لوگ جہاد پر جا رہے
ہیں وہ شکست کھا کر آئیں گے یا مر جائیں گے۔ یا ہو سکتا ہے کہ یہ
کامیاب بھی ہو جائیں۔

تم دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی ۔ فتح ہو کر مال غنیمت پانا۔
یا مارے جانے اللہ کی راہ میں شہید ہونا بھی کامیابی ہے بھلائی ہے۔

اور رسول ﷺ نے ایسا موقع پر اعلان کیا کہ اللہ رب العزت نے ضمانت دی ہے
کہ جو شخص میری راہ پر نکلا اور اسکو میرے پر اور میرے رسولوں پر
ایمان کے سوا نہ نکالا ہو۔ یا تو میں غنیمت اور اجر کے ساتھ واپس

کردوں گا یاں جنت میں داخل کردوں گا (اعادی)۔

★ احدی الحسنین سے مراد یاں فتح یاں شکست ہے (اعادی)

منافق ← Double Minded - اگر فتح ملی تو ہم بھی مال غنیمت کے حقدار
ٹھہریں گے کیوں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے لیکن ہمارا عذر تھا۔

ہے اب مسلمان بھی ~~تھا~~ منافق کے بارے میں دو باتوں کے منتظر
یاں اللہ تمہے خود عذاب دے دے یاں ہمارے ہاتھوں دلوائے۔
(آسمان / زمین)
(یہودیوں / مشرکین شرک کرنے والوں کو مومنین کے ہاتھوں تباہ و برباد کرنا۔)

53 ← نفاق کا ذکر ← اگر تم (منافق) خوشی سے یاں بغیر خوشی کے خرچ کرو
تم سے قبول نہ کیا جائے گا کیونکہ تم فاسق ہو۔

جد بن قیس نے رومی ملادیت کا عذر بتا کر ساتھ یہ کہا تھا کہ میں
مالی مدد کروں گا۔ اور اس طرح وہ سارے منافق جو جہاد سے
جی چراتے ہیں وہ مالی مدد کر دیتے ہیں۔
اگر خوشی سے وہ مال دیں تو کیوں قبول نہ کیا جائیں
کیونکہ یہ اللہ کی حدود سے باہر نکل جاتے ہیں۔ فاسق ہیں۔ حدود توڑتے ہیں

54 ← کہ کیوں انکا بخشش دیا مال قبول نہ کیا جائے۔ Reasons →
کیوں کہ وہ نماز نہیں پڑھتے یاں کسلمندی سے آتے ہیں / دکھاوے کیلئے آتے ہیں
اللہ + اسکا رسول ﷺ کے ساتھ کفر ← آیتیں جھٹلانا / مذاق اڑانا۔
انکا خرچ کرنا بھی نمائش ہے۔ فاسق ← کفر، نفاق، کسالی (اقامت)، کراہیت سے (سبب)

55 ← مال و انسان کی محبت ← انسان کو کفر کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔
اس سے انسپائر نہ ہو۔ ان کے اسی مال و دولت اور اولاد کے ساتھ انکی
جانیں نکلیں گی۔ "مال و اولاد کی قدر و قیمت ایمان کی وجہ سے ہے"

← حضرت عمر فاروقؓ کی محفل ← میں بڑے بڑے شیوخ آئے سہیل،
حارث جب ملنے گئے۔ وہاں یہ حالت پیش آئی کہ اگر آپؓ کے پاس
کوئی مہاجر و انصاری بھی آتا تو آپؓ اسکو اپنے پاس بٹھاتے اور

ان شیوخ اور سرداروں سے کہتے کہ ان کیلئے ذرا جگہ تو خالی کریں۔ تھوڑی دیر تک یہ لوگ سرک سرک کے محفل کے پاؤں سے باہر تک جا پہنچے۔ پھر باہر نکل کر حارث بن ہشام نے کہا کہ تم نے دیکھا آج ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوا۔

سہیل بن عمرو نے کہا کہ اس میں عمر کا کوئی قصور نہیں کیونکہ جب عمرؓ نے ہمیں جہاد کی دعوت دی تھی تو ہمارے نہ آنے پر لوگ ایک پکار کر آگے تھے پھر انہوں نے حارث بن ہشام سے پوچھا کہ کیا اسکی (تلافی) معافی کی کوئی صورت ہے تو آپؓ نے خاموش رہ کر سرحدِ روم کی طرف اشارہ کر دیا۔ مطلب کہ جا کر جہاد میں مال اور جان کھپا دو تو شاید وہ پوزیشن مل جائے جو کھو چکے ہو

عرب کے سارے منافق بے مالدار تھے۔ اور جن اولادوں کیلئے انہوں نے مال بچایا وہ سب مسلمان ہو گئیں۔ اور مال انکے کسی کام کے نہیں۔ اب انکے نزدیک عزت کا معیار جو اللہ اور اسکے رسولؐ سے جتنی محبت کرتا ہے اتنا عزت والا۔ اور ماں باپ مال کو جمع کرنے کے چکر میں رہے۔

= قرآن کا ابو لہب کے بارے میں کہنا کہ نہ مال کام آیا نہ اولاد۔
① اللہ کی پکار ② عمل نہ کرنا ③ محبت بازی کرنا۔ عذر تراشنا۔

38 آیت سے غزوہ تبوک کے خطبے کا آغاز۔
منافقین اور کمزور ایمان والوں کا جہاد کیلئے نہ اٹھنا۔ دنیا کا مال پسند کر لیا۔

56 ← منافقوں کا ڈر اور خوف ← مدینہ میں رہ کر کفر کا اظہار نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اسلامی حکومت اب ایک برتر حکومت بن چکی تھی

اس لیے دوسرا راستہ اختیار کیا کہ آپؐ / صحابہ / مسلمانوں کے پاس آ کر کہتے کہ ہم لوگ تم میں سے ہیں۔ ایک طرف مال و اولاد سے محبت کرتے تھے۔ پھر مجبورًا نفاق اختیار کرتے۔ نماز پڑھتے، مال دیتے اللہ کی راہ میں۔ مسلمان انکی بات پر ایمان نہ لاتے۔ دو کشتیوں کے سوار تھے۔ دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ دلوں میں مجبورًا اتحاد اسلام کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ

یہودیوں، مشرکوں کا، کفار کا انجام دیکھ چکے ہیں اور یہ بزدل ہیں۔

57→ کہ یہ اسلامی حکومت کے تسلط سے آزادی چاہتے ہیں اور چاہتے کہ یہ اپنی بزدلی میں آپ سے بھاگ کر کہیں چھپ جائیں۔ گھوڑے بے قابو ہیں اور یہ اوپر بیٹھے ہیں رسی تڑوا کر بے قابو ہو جائیں اور بھاگا لے جائیں اپنے۔

58→ عرب کا پہلا موقع - ملک کے تمام باشندے جو مقررہ رقم سے زائد مال رکھتے ہوں - ان پر زکوٰۃ عائد کر دی گئی۔

جب منظم طریقے سے زکوٰۃ لی جانے لگی - منظم طریقے سے جمع کی جانے لگی۔ تو آپ ﷺ کے پاس ملک کے اطراف سے اتنی دولت آنے لگی کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں سے خرچ بھی کرتے۔ عرب کے لوگوں نے کبھی اس سے پہلے اتنی دولت اکٹھی نہیں دیکھی اور نہ ہی تقسیم۔ تو وہ سمجھتے ہیں یا تھی بھر کر دیکھتے۔ اور چاہتے تھے کہ اس سے فیض یاب ہوں۔

آپ ﷺ نے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر تو زکوٰۃ حرام کی تھی۔

اور یہ تو ضرورت مندوں کا حق تھی۔ لیکن منافق اس سے فائدہ لینا چاہتے تھے اس لیے نہ ملنے پر آپ ﷺ سے ناراض ہوتے یا الزام لگاتے۔

→ آپ ﷺ کی تقسیم کا طریقہ اور لوگوں کا خیال / زاویہ

*عمرو بن تغلب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول ﷺ نے خطبہ میں حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ میں بعض کو مال دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا۔ جنہیں دیتا ہوں اس لیے نہیں دیتا کہ وہ زیادہ محبوب ہیں، بلکہ اس لیے کہ میں ان میں بے چینی + گھبراہٹ پاتا ہوں۔ اور جنکو نہیں دیتا انکی فیض بخشی اور ہدایت پر ایمان رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے عطا کر دی ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب ہیں۔ آپ ﷺ سے یہ بات سن کر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر سرخ اونٹ بھی ملتے تو اتنا خوش نہ ہوتا۔

(بخاری)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک دفعہ ایک رنگا ہوئے چمڑے میں کچھ سونا جس سے مٹی بھی علیحدہ نہیں کی گئی تھی یمن سے رسول ﷺ کی خدمت میں بھیجا آپ نے اسکو چار آدمیوں عیینہ، اقرع، الکما (یا علقمہ) اور عامر میں تقسیم کر دیا۔ آپؐ کے صحابہ میں سے کسی نے کہا کہ اسکے مال کے تو ہم زیادہ حقدار تھے جب آپؐ کو یہ بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا تم لوگوں کو مجھ پر اطمینان نہیں۔ حالانکہ میں آسمانوں کا امین ہوں میرے پاس آسمانوں کی خبریں آتی ہیں۔ ایک آدمی جس شخص کی آنکھیں دھنسی ہوئی، ہڈیاں ابھری ہوئی، سر منڈا ہوا، داڑھی گھنی، تہمت پنڈلیوں سے اٹھائے ہوئے کہنے لگا۔ اللہ کے رسولؐ اللہ سے ڈریے۔ آپؐ نے فرمایا تیرے لیے اللہ کی طرف سے بربادی ہو کیا میں روئے زمین پر اللہ سے ڈرنے والوں میں سب سے زیادہ ڈرنے والا نہیں؟ پھر وہ آدمی چلا گیا۔ خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ میں اسکی گردن نہ اڑا دوں؟ آپؐ نے کہا نہیں ہو سکتا وہ نماز پڑھتا ہو۔ آپؓ نے کہا کہ کتنے ہی نمازی ہیں جو زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو انکے دل میں نہیں۔ ایسے خیال دکھائیں گے اور نماز پڑھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے لوگوں کے دلوں میں نقب اور پیٹوں کو چاک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ جب وہ آدمی پلٹ کر جا رہا تھا آپؐ نے فرمایا اس سے ایسی اولاد پیدا ہوگی جو مزے لے لے کر قرآن پڑھے گی لیکن حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے اسطرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔ ابو سعید نے فرمایا کہ میرا یہ بھی خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں اس قوم کے زمانے میں زندہ رہا تو انہیں قوم ثمود کی طرح قتل کر دوں گا۔ (بخاری)

59 ← مال غنیمت سے آپؐ کا دینا، اللہ کا اپنے فضل سے دینا۔ انکی آمدنی یہ سب پر امن ہو جانا چاہیے۔ اور اگر کبھی ان پر اسباب دروازے بند ہو جائیں تو وہ توکل کرتے ہیں۔ شکوہ نہیں کرتے۔ اللہ پر امید رکھتے ہیں۔ ایک طرف حسبنا اللہ اور دوسری طرف نظر اللہ کی طرف ہے۔